باب سوم

سیرتِ طیّبہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ و سال (مدنی عہد)

(ا) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت و تبلیغ کی عالمگیریت و آفاقیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی عالمگیریت اور آفاقیت کے متعلق جان سکیں۔
- ☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی جانب سے جزیرۃ العرب اور دیگر ممالک کے مختلف فرماں رواؤں کو بھیجے گئے سفرا اور دعوتی خطوط کی اہمیت جان سکیں۔
- ☆ سیرت طیبہ کی روشنی میں قومی اور بین الاقوامی تعلّقات کے اصولوں کو سمجھنے اور داعی اسلام بننے کا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- ☆ حکمت و تدبر کی اہمیت سمجھتے ہوئے دعوت و تبلیغ میں افراط و تفریط سے بچ سکیں۔
- ☆ سُوْرَةُ النَّحْلِ کی آیت 125 کے تناظر میں دعوت و تبلیغ کی حکمت جان کر اسے اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

''دعوت'' کے لفظی معنیٰ ہیں ''بلانا'' اور تبلیغ کے لفظی معنیٰ ہیں ''پہنچانا''۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوّت آفاقی اور عالم گیر ہے۔ یہ نبوت رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر پوری دنیا کی تمام مخلوقات کے لیے ہے۔ دعوت کی عالمگیریت کا مطلب عالم انسانیت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے احکام کی طرف بلانا ہے۔ اسلام ایک عالم گیر پیغام ہے اور محض کسی زمان و مکان تک محدود نہیں ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سُوْرَةُ السَّبا: 28)

ترجمہ: اور ہم نے آپ (خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کو تمام لوگوں کے لیے بھیجا ہے۔

NOT FOR SALE - PESRP

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جب چالیس سال کی عمر میں اعلانِ نبوت فرمایا تو دعوتِ اسلام کے اس ابتدائی مرحلہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسلام لائے۔ اس دور کو خفیہ دعوتِ اسلام کا دور کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے قریبی رشتہ داروں کو دعوتِ اسلام دی، اس مرحلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی مدد فرمائی۔ اس کے بعد دعوتِ عام کے مرحلہ میں آپ نے اہلِ مکہ کو دعوتِ اسلام دی۔ جس کے نتیجے میں آپ کو کامیابیاں بھی ملیں اور مشکلات بھی پیش آئیں۔ مشکلات میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبر اور برداشت سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا رکھا۔

انھی مشکلات کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دو مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلام مکہ مکرمہ سے باہر مدینہ منورہ پہنچا۔ مدینہ طیبہ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے مؤاخاتِ مدینہ، میثاق مدینہ اور دیگر معاہدات کے ذریعے سے ریاست مدینہ کی داخلی مضبوطی کے بعد دعوت اسلام کو حجاز سے باہر پہنچانے کا فیصلہ فرمایا اور دیگر ممالک تک کلمہ اسلام پہنچا کر اپنا فرضِ منصبی بخوبی سرانجام دیا۔ دعوتِ اسلام کے اسی مرحلہ میں آپ نے مختلف بادشاہوں اور سرداروں کی طرف سفیر روانہ فرمائے اور خطوط بھی لکھے۔ ان خطوط کو مختلف حکمرانوں تک پہنچانے کے لیے نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے چند جاں نثار ساتھیوں کا انتخاب فرمایا۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے یہ سفیر نہایت ذہین و فطین، معاملہ فہم اور فصیح و بلیغ گفت گو کرنے والے تھے۔ صلح حدیبیہ، ۶ ہجری کے بعد ۷ ہجری میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کو خطوط لکھے۔

سفیرانِ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں سیدنا عمرو بن اُمیہ الضمری، علاء بن حضرمی، عبد اللہ بن حذافہ سہمی، دحیہ کلبی، حاطِب بن ابی بلتعہ، عمرو بن عاص، سُلَیط بن عمرو، شجاع بن وہب، مہاجر بن ابی امیہ اور سیدنا سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔ اسلام کی دعوت دینے کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جن بادشاہوں اور رئیسوں کو تبلیغی خطوط لکھے ان میں نجاشی، شاہ حبشہ، مُقَوقِس، شاہ مصر، کِسریٰ (شاہ ایران)، قیصر (شاہ روم)، مُنذر بن ساویٰ حاکم بحرین، ہَوذَہ بن علی حاکم یمامہ، حارِث بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق، اور جَیفَر شاہِ عمان شامل ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی ان سفارتی مہمات اور خطوط کی بدولت بعض حکمرانوں نے اسلام قبول کیا، بعض نے اسلام سے صرف محبت و عقیدت کا اظہار کیا جب کہ بعض نے انتہائی سخت جواب دیا۔ اس طرح آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے خطوط سے نہ صرف اس دور کے حکمرانوں کو دعوتِ اسلام سے آگاہی حاصل ہوئی بلکہ وہ اسلامی ریاست کے احوال سے بھی باخبر ہو گئے اور انھیں معلوم ہو گیا کہ اب اسلام کا آفتاب طلوع ہو گیا ہے۔

ان خطوط کا طرزِ تحریر یہ تھا کہ ہر خط اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع ہوتا یعنی بسم اللہ لکھی جاتی، پھر رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا نام مبارک اور اس کے بعد اس شخص کا نام لکھا جاتا جس کی طرف خط روانہ کیا جا رہا تھا۔ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی طرف سے بھیجے گئے تمام خطوط میں نہایت آسان، سادہ اور مختصر الفاظ کا استعمال کیا گیا۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے خطوط اور دیگر دعوتی سرگرمیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے دعوت و تبلیغ کے ہر مرحلہ پر حکمت و تدبُّر سے کام لیا۔ مخاطب سے گفت گو کرتے ہوئے کبھی کلام کو بے جا طول نہیں دیا، چناں چہ ہر داعی اسلام کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی ضروری ہے۔ ہر داعی کو چاہیے کہ وہ اخلاص کی دولت سے مالا مال ہو۔ مخاطب کی زبان، ذہنی معیار کے مطابق اور خیر خواہی کے جذبات سے بات کرے۔ حکمت و تدبُّر کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ضد سے اعراض کیا جائے، رضائے الٰہی کے حصول، اِعلائے کلمۃ اللہ جیسے حسین عظیم مقاصد کو مدنظر رکھا جائے اور اپنی طاقت کے مطابق دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جائے۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

دعوت وتبلیغ میں حکمت وبصیرت کی اہمیت کے حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ (سُوْرَۃُ النّحل:125)

ترجمہ: بلائیے اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور اُن سے اُس طریقہ سے بحث کیجیے جو بہترین ہو۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اس دعوتی سرگرمی سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسلام کی نشر و اشاعت اور فروغ کے لیے بے مثال جد و جہد کی اور جوں ہی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کچھ امن اور سکون میسر آیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فوراً اسلام کو عالمی سطح پر فروغ دینے کے لیے پر امن انداز میں مختلف حکمرانوں کو قبولِ اسلام کی دعوت دی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّت سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں اپنی بساط کی حد تک اسلام کے فروغ اور نشر و اشاعت کی کوشش کرنی چاہیے۔

مشق

1- درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) "دعوت" کے لفظی معنیٰ ہیں:

(ا) بلانا (ب) پیغام (ج) کام (د) کوشش

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اعلان نبوت فرمایا۔

(ا) 40 سال کی عمر میں (ب) 50 سال کی عمر میں (ج) 53 سال کی عمر میں (د) 63 سال کی عمر میں

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بادشاہوں کے نام مختلف خطوط لکھے:

(ا) 7 ہجری میں (ب) 8 ہجری میں (ج) 9 ہجری میں (د) 10 ہجری میں

(iv) صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا:

(ا) 6 ہجری میں (ب) 7 ہجری میں (ج) 8 ہجری میں (د) 9 ہجری میں

(v) شاہِ حبشہ کا لقب تھا:

(ا) مُقَوقِس (ب) نجاشی (ج) قیصر (د) کِسریٰ

2- مختصر جواب دیں۔

(i) دعوت وتبلیغ کا لغوی معنیٰ بیان کریں۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی عالمگیریت پر ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جن بادشاہوں کو خطوط لکھے۔ ان میں سے دو کے نام لکھیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(iv) سفرائے رسول میں سے دو کے نام تحریر کریں۔

(v) داعیِ اسلام کے دو اوصاف تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی عالم گیریت پر روشنی ڈالتے ہوئے دعوتی خطوط کی اہمیت بیان کریں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب سے مختلف ممالک کے فرماں رواؤں کو بھیجے گئے اہم نامہ ہائے مبارکہ کے مقامات، نقشے یا گلوب کے مدد سے واضح کرتے ہوئے ایک چارٹ بنائیں جس میں بھیجے گئے سفیر کا نام، بادشاہ یا امیر کا نام، جغرافیائی محل وقوع اور اس خط کے اثرات کو نمایاں کیا جائے۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی عالمگیریت و آفاقیت پر مذاکرہ کرائیں۔

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

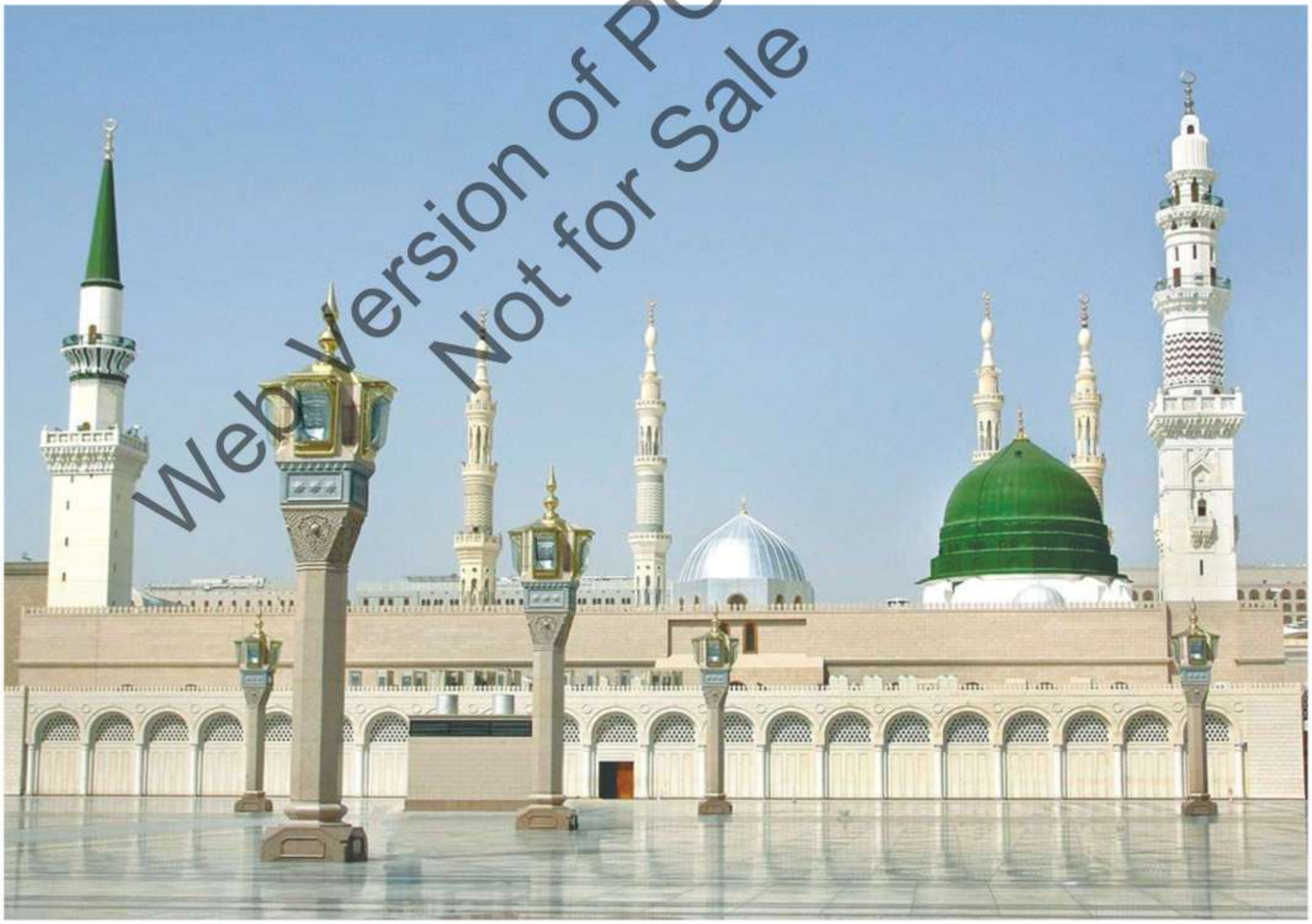

(2) غزوۂ خیبر

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ غزوۂ خیبر کا پس منظر، اسباب اور جنگی تیاری کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ خیبر کے علاقے کی جغرافیائی حیثیت اور وہاں موجود قلعوں کے بارے میں جان سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر میں رونما ہونے والے معجزات اور واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر میں فاتح خیبر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت، شجاعت اور امتیاز کے بارے میں سمجھ سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر کے موقع پر مہاجرین حبشہ خصوصاً حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی واپسی کے متعلق جان سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر کے نتائج واثرات کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ غزوۂ خیبر کے نتائج کے باعث مسلمانوں کو حاصل ہونے والے دینی، معاشی اور سیاسی فوائد کا جائزہ لے کر اسے اپنی زندگی میں مشعل راہ بنا سکیں۔

غزوہ خیبر، غزوات میں سے ایک اہم غزوہ ہے، جو سات (7) ہجری کو خیبر کے مقام پر یہودیوں کے خلاف لڑا گیا۔ خیبر مُتعدِّد قلعوں پر مشتمل ایک بڑا شہر تھا۔ خیبر مدینہ منورہ سے تقریباً ایک سو پینسٹھ (165) کلومیٹر دور شمال کی طرف ایک سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔ یہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں، کھجوروں اور دوسرے کئی ایک انواع کے پھلوں کے باغات ہیں۔ خیبر یہودیوں کا سیاسی اور عسکری مرکز تھا۔ خیبر میں کئی یہودی قبائل آباد تھے اور مدینہ منورہ سے بھی بنونُضیر اور بنوقَینُقاع کے لوگ مدینہ بدر ہونے کے بعد خیبر میں آباد ہو گئے تھے۔ خیبر مسلمانوں کے خلاف یہودی سازشوں کا مرکز بن چکا تھا اور یہودی آئے دن مسلمانوں کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش اور نقصان پہنچانے کے لیے جال بنتے رہتے تھے۔ یہودی اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کرنے اور مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے۔ خیبر سے مسلسل یہ خبریں آ رہی تھیں کہ یہودی مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ دوسری طرف مدینہ میں یہودی قبیلہ بنوغُطفان اور مدینہ کے منافقین جن میں عبداللہ بن اُبی کا نام سرِ فہرست ہے، مسلسل مسلمانوں کی مخبری کر رہے تھے اور مسلمانوں کے خلاف لڑائی کے لیے ابھار رہے تھے۔

لشکرِ اسلام کی تیاری اور روانگی

صلح حدیبیہ (7ہجری) کے کچھ عرصہ بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خیبر کی طرف لشکر کشی کا ارادہ فرمایا اور یہود کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے چھٹکارہ پانے کے لیے چودہ سو کے قریب مجاہدین پر مشتمل ایک لشکر تیار کیا، جس میں اکثریت ان صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی تھی جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ اس لشکر کی روانگی کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خفیہ رکھا کہ کسی کو خبر نہ ہو اور مسلمان تین دن کی مسافت طے کرنے کے بعد خیبر پہنچ گئے۔ خیبر کے یہودیوں کی تعداد 14 ہزار کے قریب تھی۔ خیبر میں یہودیوں کے بہت سے قلعے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شجاعت اور اہلِ خیبر کی شکست

اسلامی لشکر فجر ہونے سے پہلے یہودیوں کے علاقے میں پہنچ گیا۔ فجر کی نماز خیبر کے قریب ادا کی اور سورج طلوع ہوتے ہی خیبر پر حملہ کر دیا۔

NOT FOR SALE - PESRP
Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

یہودی بھاگ کر اپنے قلعوں میں چُھپ گئے۔مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا۔سب سے پہلے مسلمانوں نے قلعہ ناعم پر حملہ کیا۔ یہاں پر مسلمانوں کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کل مَیں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم عزیز رکھتے ہیں اور جس کے ہاتھ پر فتح حاصل ہوگی۔'' تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی اس سعادت کے امیدوار تھے کہ پرچم انھیں عطا ہو، لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا'' علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کہاں ہیں؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم! اُن کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اُن کو بلا کر اُن کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور دُعا دی۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے لُعابِ دہن کی برکت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس طرح صحت یاب ہو گئے کہ جیسے اِنھیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جھنڈا عطا کیا اور انھیں قلعے پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قلعہ ناعم کی طرف پیش قدمی کی اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی ہدایات کی روشنی میں پہلے یہود کو اسلام کی دعوت دی مگر وہ انکار کر کے مقابلہ کے لیے سامنے آ گئے۔ اس لڑائی میں یہودیوں کا بڑا جنگ جُو مَرحَب حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہُوا جس کے بعد یہودیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ شکست کھا کر بھاگ اٹھے۔یوں قلعہ ناعم پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کو اسی فتح کی وجہ سے ''فاتحِ خیبر'' کہا جاتا ہے۔

قلعہ ناعم کی فتح کے بعد مسلمانوں کے حوصلے بلند ہو گئے اور ایک نیا جوش اور جذبہ پیدا ہو گیا۔مسلمانوں نے پیش قدمی جاری رکھی اور آہستہ آہستہ قموص اور یہودیوں کے باقی قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ان قلعوں کے محاصرے کے بعد یہودیوں نے شکست تسلیم کر لی اور ہتھیار ڈالنے کے لیے تیار ہو گئے۔ غزوۂ خیبر میں 93 یہودی مارے گئے جب کہ 18 مسلمان شہید ہوئے۔

مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین گفت وشنید کے نتیجے میں ایک معاہدہ طے پا گیا جس کے بعد یہودیوں نے اپنے چھوٹے بڑے تمام قلعے مسلمانوں کے سپرد کر دیے۔مسلمانوں کو فتح و نصرت نصیب ہوئی اور خیبر پر مکمل غلبہ حاصل ہو گیا۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد

غزوۂ خیبر کی فتح کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ابھی خیبر ہی میں تشریف فرما تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ خیبر میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مہاجرین حبشہ کی آمد پر خوشی کا اظہار فرمایا اور ان کو خوش خبری دی کہ تمھیں دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے انھیں خیبر کے مالِ غنیمت میں سے حصّہ بھی عطا فرمایا۔

غزوۂ خیبر کے بعد مسلمانوں کو مالِ غنیمت کی صورت میں بہت سی سر سبز و شاداب زمینیں اور کھجوروں کے باغات ملے، عسکری لحاظ سے مضبوط قلعے اب مسلمانوں کے قبضے میں تھے اور بہت سا جنگی ساز و سامان مسلمانوں کے حصّے میں آیا۔عرب میں مسلمانوں کی عزّت اور سیاسی و عسکری قوّت میں بے پناہ اِضافہ ہو گیا۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) خیبر مرکز تھا:

(ا) یہود کا (ب) نصاریٰ کا (ج) مجوسیوں کا (د) بت پرستوں کا

(ii) غزوۂ خیبر رونما ہوا:

(ا) 7ہجری میں (ب) 8ہجری میں (ج) 9ہجری میں (د) 10ہجری میں

(iii) خیبر میں یہودیوں کے سب سے مشہور سپہ سالار کا نام تھا:

(ا) ابو رافع (ب) عبداللہ بن ابی (ج) کعب بن اشرف (د) مرحب

(iv) ''فاتح خیبر'' ہیں:

(ا) حضرت علی کرم اللہ وجہہ (ب) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ج) حضرت بشیر بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ (د) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(v) مسلمانوں کو بہت سی سرسبز و شاداب زمین حاصل ہوئی۔

(ا) غزوہ خندق کے بعد (ب) غزوہ خیبر کے بعد (ج) غزوہ تبوک کے بعد (د) غزوہ حنین کے بعد

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) خیبر کے علاقے کا مختصر تعارف لکھیں۔

(ii) غزوۂ خیبر میں رونما ہونے والا ایک معجزہ لکھیں۔

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے مہاجرین حبشہ کی واپسی پر کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) غزوہ خیبر کا کیا نتیجہ ہوا؟

(v) یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی پر کون اُکسا رہا تھا؟

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) غزوۂ خیبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بہادری، سعادت اور کردار پر نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے غزوۂ خیبر کے محلِ وقوع کے بارے میں معلومات حاصل کریں اور چارٹ تیار کر کے جماعت میں آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ خیبر میں موجود قلعوں کی فہرست تیار کروائیں اور اس پر مذاکرہ کروائیں۔ ☆ طلبہ کو غزوۂ خیبر کے بعد ہونے والے واقعات مثلاً عُمرَۃُ القَضَاء کے متعلق بتائیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(3) معرکہ مُؤتہ

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ☆ معرکہ مُؤتہ کے پس منظر اور اسباب کے بارے جان سکیں۔
- ☆ معرکہ مُؤتہ کے واقعات اور معجزات کے بارے میں سمجھ سکیں۔
- ☆ حضرت جعفر طیار، حضرت عبد اللہ بن رواحہ اور حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی شجاعت اور شہادت کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔
- ☆ حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لقب سیف اللہ، کردار اور معرکہ مؤتہ کے موقع پر عسکری حکمت عملی سے آگاہ ہوسکیں۔
- ☆ معرکہ مُؤتہ کے نتائج اور اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- ☆ معرکہ مُؤتہ کے باعث مسلمانوں کو حاصل ہونے والے عسکری اور سیاسی فوائد کا جائزہ لے سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

سریہ مؤتہ آٹھ (8) ہجری میں مؤتہ کے مقام پر ہوا۔ اس کا سبب یہ بنا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت حارث بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنا خط مبارک دے کر ''بُصریٰ'' کے بادشاہ کی طرف بھیجا، جب وہ مؤتہ کے مقام پر پہنچے تو شرحبیل بن عمرو غسّانی نے سفارتی آداب کی پروا کیے بغیر اُنھیں شہید کر دیا۔ جب یہ الم ناک خبر مدینہ منورہ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو پہنچی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اس سرکش حاکم کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر مؤتہ کی طرف روانہ فرمایا۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس لشکر کا سپہ سالار بنایا اور ساتھ یہ بھی تاکید فرمائی کہ اگر زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سپہ سالار رہوں گے، اگر وہ بھی شہید کر دیے جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سپہ سالار بن جائیں، اگر عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر منتخب کر لیں۔ حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تین ہزار کا لشکر لے کر مؤتہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ مسلمان شام کی سرزمین میں پہنچ کر مؤتہ کے مقام پر خیمہ زن ہو گئے۔ دوسری طرف قیصرِ روم بھی ایک لاکھ فوجیوں پر مشتمل ایک بہت بڑی فوج لے کر بلقاء کے علاقے میں پہنچ گیا، جہاں پر عرب عیسائی قبائل بھی ایک لاکھ کا لشکر لے کر رومیوں کے ساتھ شریک ہو گئے۔ مسلمانوں کے لیے بڑی آزمائش کی گھڑی تھی، مگر حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پر جوش خطاب نے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور ان کے حوصلے اتنے بلند ہو گئے کہ تھوڑی تعداد ہونے کے باوجود وہ رومیوں کے خلاف بے خوف وخطر میدان جنگ میں کود پڑے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسلامی پرچم تھام کر مسلمانوں کی قیادت کرتے رہے اور خوب جوش وخروش کے ساتھ دشمنانِ اسلام کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے بعد اسلامی پرچم حضرت جعفر بن ابی طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تھام لیا اور اپنی جنگی صلاحیتوں کے جوہر دکھانے لگے۔ میدانِ جنگ میں اچانک دشمن کے وار سے آپ کا ایک ہاتھ کٹ گیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پرچم دوسرے ہاتھ میں تھام لیا اور اسلامی پرچم کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس معرکہ میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جسم پر نوّے (90) کے قریب زخم آئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعد اسلامی پرچم نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے مطابق حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سنبھالا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلمانوں کے حوصلے بلند کرنے کے لیے اشعار کہتے اور ساتھ ساتھ دشمنوں پر کاری وار بھی کرتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کے

NOT FOR SALE - PESRP

بعد مسلمانوں نے مُتّفِقَہ طور پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا امیر بنالیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگی حکمتِ عملی کے بہت ماہر تھے اور ایک عظیم سپہ سالار کی خوبیوں سے مُتّصف تھے۔ اس معرکے میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جرأت کے ساتھ لڑے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے نو (9) تلواریں ٹوٹ گئیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عسکری حکمت عملی کے تحت لشکر کو دوبارہ ترتیب دیا اور مجاہدین کی جگہیں تبدیل کر دیں، یعنی دائیں طرف لڑنے والے مجاہدین کو بائیں طرف کھڑا کر دیا اور بائیں طرف والوں کو دائیں منتقل کر دیا، اسی طرح آگے لڑنے والوں کو پیچھے اور پیچھے لڑنے والوں کو آگے بھیج دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حکمت عملی بہت کام آئی اور آہستہ آہستہ رومی لشکر کے حوصلے پست ہونے لگے۔ رومی لشکر پیچھے ہٹنے لگا اور یوں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی لشکر کو بحفاظت ایک پہاڑ کے دامن میں لے گئے۔

ایک طرف مؤتہ کے مقام پر مسلمان رومیوں کے خلاف برسرِ پیکار تھے اور جواں مردی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر رہے تھے، دوسری طرف مدینہ منورہ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو معرکہ مؤتہ کے حالات بتا رہے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں فتح کی خبر آنے سے قبل نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زید نے پرچم کو پکڑا، اور وہ شہید ہو گئے ہیں، پھر اسے جعفر نے لے لیا، وہ بھی شہید ہو گئے، پھر اسے ابن رواحہ نے تھام لیا اور وہ بھی جامِ شہادت نوش کر گئے ہیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں، اب پرچم کو اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے پکڑ لیا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح و نصرت سے سرفراز فرما دیا ہے۔ (صحیح بخاری: 4262)

اس معرکہ میں بارہ (12) مسلمان شہید ہوئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اسلامی لشکر کے ہمراہ بحفاظت مدینہ منورہ پہنچے تو ان کا شان دار استقبال کیا گیا۔

معرکہ مؤتہ نے مسلمانوں کی ساکھ میں بہت اضافہ کیا۔ مسلمانوں کا انتہائی کم تعداد کے ساتھ اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کے مقابلے میں بے خوف و خطر میدانِ جنگ میں کود پڑنا اور سات دن تک دشمن کا بہادری سے مقابلہ کرنا فتح و نصرت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ اس معرکہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری اور عسکری صلاحیتوں کا اظہار ہوا۔ اسی معرکہ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیف اللہ یعنی "اللہ کی تلوار" کا لقب ملا۔ اس جنگ میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر نبی کریم نے ان کے گھر والوں کو حوصلہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے جعفر کو شہادت کے بعد جنّت میں اڑتا ہوا دیکھا ہے۔ اس کے بعد انھیں جعفر طیّار کہا جانے لگا۔

معرکہ موتہ کے نتائج میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ رومیوں کا رعب اور دبدبہ جاتا رہا کیوں کہ مسلمان ہی وہ پہلی طاقت تھے جنھوں نے رومیوں کو للکارا اس طرح شام اور اردگرد کے علاقوں میں اسلام کی عسکری دھاک بیٹھ گئی۔

وہ جگہ جہاں موتہ کا معرکہ ہوا

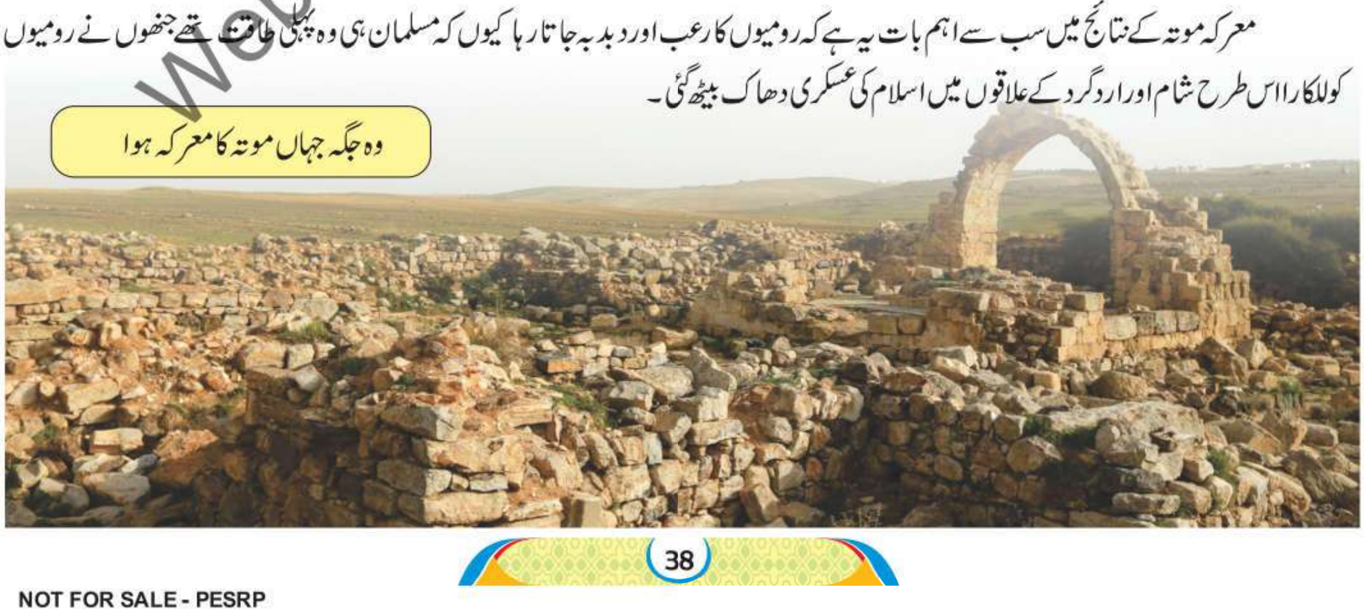

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) معرکہ مؤتہ رونما ہوا:

(ا) پانچ ہجری میں (ب) چھے ہجری میں (ج) سات ہجری میں (د) آٹھ ہجری میں

(ii) معرکہ مؤتہ میں مسلمانوں کے پہلے سپہ سالار تھے:

(ا) حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (ب) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

(ج) حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (د) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

(iii) سَیْفُ اللہ کا معنٰی ہے:

(ا) اللہ کی تلوار (ب) اللہ کی رضا (ج) اللہ کی عطا (د) اللہ کی اطاعت

(iv) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہاتھ سے تلواریں ٹوٹیں:

(ا) چھے (ب) سات (ج) آٹھ (د) نو

(vi) معرکہ مؤتہ میں اسلامی لشکر کی تعداد تھی۔

(ا) تین ہزار (ب) پانچ ہزار (ج) دس ہزار (د) پندرہ ہزار

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) معرکہ مؤتہ کا سبب لکھیں۔

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن تین صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو معرکہ مؤتہ میں سپہ سالار مقرر کیا؟

(iii) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے معرکہ مؤتہ میں کیا حکمت عملی اختیار کی؟

(iv) معرکہ مؤتہ کے متعلق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا کون سا معجزہ ظاہر ہوا؟

(v) معرکہ مؤتہ کے دو نتائج تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) معرکہ مؤتہ میں اسلامی لشکر کے سپہ سالاروں کی بہادری اور شہادت کے واقعات لکھیں۔

سرگرمی برائے طلبہ

☆ طلبہ غزوۂ مؤتہ کے روم اور فارس پر مرتب ہونے والے اثرات پر مذاکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے معرکہ مؤتہ کا جغرافیہ سمجھنے میں مدد دیں اور چارٹ تیار کروا کر جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(4) خصائص وشمائل

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- ''خصائص وشمائل'' کے معنیٰ ومفہوم سے واقف ہوسکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے حلیہ مبارک اور حسنِ بے مثال کے متعلق جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا شجرہ نسب جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے حلیہ مبارک سے متعلق معجزات سے آگاہ ہوسکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نشست وبرخاست، ملنے جلنے اور آدابِ گفت گو کے متعلق جان سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سراپا اقدس سے ماخوذ محاسن اور اَخلاق وعادات کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔

خصائص سے مراد وہ عادات وصفات اور خوبیاں وکمالات ہیں جو کسی کی ذات کے ساتھ خاص ہوں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم جب مبعوث ہوئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو بہت سے خصائص وامتیازات کا جامع بنایا گیا۔

شمائل کے لغوی معنیٰ طبیعت، عادت اور سیرت کے ہیں۔ اصطلاح میں ''شمائل'' حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اخلاق واحوال، عادات ومناقب، شب وروز کے معمولات، حلیہ مبارک اور آپ کی طرف منسوب تمام اشیا کے بیان کا نام ہے۔

حلیہ مبارک اور حُسن بے مثال

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بے مثال حسن وجمال اور کمالات سے متصف تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے اپنے انداز میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا حلیہ مبارک اور بے مثال حسن بیان کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے حلیہ مبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ آپ نہ زیادہ لمبے تھے، نہ پستہ قد بلکہ میانہ قامت تھے، آپ کے بال مبارک نہ بالکل پیچ دار تھے نہ بالکل سیدھے، نہ آپ موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرے کے، البتہ تھوڑی سی گولائی آپ کے چہرہ مبارک میں تھی (یعنی چہرہ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لمبا بلکہ دونوں کے درمیان تھا) اور رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ آنکھیں مبارک نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز، بدن کے جوڑوں کی ہڈیاں (مثلاً کہنیاں اور گھٹنے) موٹی تھیں ایسے ہی دونوں کندھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی اور پُرگوشت تھی، آپ کے بدن مبارک پر (معمولی طور سے زائد) بال نہیں تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ آپ کے ہاتھ اور قدم مبارک پُرگوشت تھے۔ جب چلتے تو قدموں کو قوت سے اٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں، جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی۔ سلسلہ نبوت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر اختتام پذیر ہوا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سب سے زیادہ سخی اور سچی زبان والے تھے، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور

Web Version of PCTB Textbook
Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

سب سے زیادہ شریف النفس تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو جو شخص یکا یک دیکھتا، مرعوب ہو جاتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ ہر دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آجاتا تھا۔ (جامع ترمذی: 3638)

شجرۂ نسب

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اپنا نسب نامہ 22 واسطوں (حضرت معد بن عدنان) تک صحابہ کرام کے سامنے خود پڑھا اور اس کی تصدیق فرمائی۔ یہ متفق علیہ نسب نامہ درج ذیل ہے:

مُحَمَّدبِنْ عَبْدُاللّٰہ بِنْ عَبْدُ الْمُطَّلِب بِنْ ھَا شِم بِنْ عَبْد مَنَاف بِنْ قُصَیّ بِنْ کِلَا ب بِنْ مُرَّۃ بِنْ کَعْب بِنْ لُوَی بِنْ غَالِب بِنْ فِھْر بِنْ مَالِکْ بِنْ نَضْر بِنْ کِنَا نَۃْ بِنْ خُزَیمَۃْ بِنْ مُدْرِکَہْ بِنْ اِلْیَا س بِنْ مُضَرْ بِنْ نِزَا ر بِنْ مَعَد بِنْ عَدْنَان (صحیح بخاری: 3851)

معجزاتِ رسول

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی نبوت و رسالت کے ثبوت کی دلیل کے طور پر معجزات عطا کیے، جن کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے انبیاء و رسل نے اپنی نبوت و رسالت کا ثبوت پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو بھی بے شمار معجزات عطا فرمائے گئے۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1- آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا مبارک لُعاب حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی دُکھتی آنکھ کے لیے شفا کا سبب بنا۔ (صحیح بخاری: 3701)

2- حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا جب کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا مگر نہ ملا تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے پاس کچھ پانی لایا گیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم دیا، چناں چہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی انگلیوں کے نیچے سے (چشمہ کی طرح) پھوٹ رہا تھا حتی کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ (سنن نسائی: 76)

3- آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی انگلی کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ (صحیح بخاری: 4867)

4- ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے دودھ کے پیالے میں ہاتھ ڈالا تو اس پیالے میں سے اصحابِ صُفّہ نے سیر ہو کر دودھ پیا اور پھر بھی پیالے میں اتنا ہی دودھ باقی تھا۔ (جامع ترمذی: 2477)

5- آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کا پسینہ مبارک ہر طرح کے عطر سے زیادہ خوش بُودار تھا۔ (صحیح مسلم: 2330)

6- ایک صحابی کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر اپنا دستِ اقدس پھیرا، تکلیف جاتی رہی، ٹانگ جڑ گئی اور وہ بارگاہِ رسالت سے خود چل کر رخصت ہوئے۔ (صحیح بخاری: 4039)

7- سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بعض اوقات بھول جاتے تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے سامنے انھوں نے چادر بچھائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے فضا میں سے کوئی اَن دیکھی شے ہاتھ میں بھر کر ان کی چادر میں ڈالی، انھوں نے چادر سینے سے لگائی، حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں اس کے بعد میرا بھولنا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا۔ (صحیح بخاری: 119)

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

آدابِ گفت گو

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گفت گو فرماتے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آواز نہ بہت بلند ہوتی اور نہ ہی بہت پست ہوتی تھی، بلکہ معتدل آواز کے ساتھ گفت گو فرماتے تھے، آپ کی گفتار میں الفاظ مشکل نہ ہوتے اور نہ ہی کوئی اِبہام اور شک کی کوئی گنجائش باقی رہتی، ایک ایک لفظ سننے والے کو ذہن نشین ہو جاتا تھا، پتھر دل لوگ بھی شہد کی سی مٹھاس محسوس کرتے تھے۔ گفت گو اس انداز سے فرماتے کہ الفاظ کو آسانی سے گِنا جا سکتا تھا۔ (صحیح بخاری: 3567)

آپ کی گفت گو شعور اور آگاہی پیدا کرتی تھی، اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عام آدمی کی طرح تیزی سے مسلسل کلام نہیں فرماتے تھے بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس طرح کلام فرماتے کہ ہر لفظ جدا ہوتا تھا اور پاس بیٹھنے والا شخص اسے یاد کر لیتا تھا۔ (سنن ابی داؤد 4839)

بعض اوقات آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے الفاظ کو بار بار دہراتے تاکہ سننے والے کے دل میں اتر جائیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کلام فرماتے تو سامنے کے دندان مبارک سے نور نکلتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی: 15)

اندازِ نشست و برخاست

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مجلس کی صورت حال کے مطابق انداز اختیار فرماتے تھے۔ مجلس میں رعب، وقار اور عجز و انکسار کا حسین امتزاج تھے۔ بعض اوقات نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تکیہ بھی استعمال فرماتے تھے۔ بعض اوقات فجر کی نماز کے بعد مسجد ہی میں بیٹھ کر مختلف اذکار فرماتے تھے۔

(جامع ترمذی: 2770,585)

مجلس برخاست ہونے پر یہ کلمات ادا فرماتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (جامع ترمذی: 3433)

ملنے جلنے کے آداب

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی سے ملاقات فرماتے تو اس کی طرف حقارت سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ چہرہ انور اس کی طرف پھیرتے اور پوری توجّہ سے اس کی بات سنتے تھے۔ جس شخص سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مصافحہ فرماتے، پورا دن خوش بو محسوس کرتا رہتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہ آسمان کے بجائے زمین کی طرف رہتی تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ نگاہ بھر کر دیکھتے تھے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو آگے چلاتے اور جس شخص سے بھی ملتے تو سلام میں پہل کرتے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی سے ملتے تھے تو مصافحہ فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی: 7)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن و جمال اور حسنِ اخلاق کا اثر تھا کہ لوگوں کے دل آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اور قدر و منزلت کے جذبات سے لبریز ہو جاتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابہ وارفتگی کی حد تک آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کرتے تھے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق و عادات کو اپنانے کی کوشش کریں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) وہ عادات وصفات اور خوبیاں وکمالات جو کسی کی ذات کے ساتھ خاص ہوں، کہلاتی ہیں:

(ا) خصائص (ب) دلائل (ج) معجزات (د) کرامات

(ii) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی مہرِ نبوت موجود تھی:

(ا) سینہ مبارک پر (ب) دونوں شانوں کے درمیان میں
(ج) دونوں ہاتھوں کے درمیان میں (د) پیشانی مبارک پر

(iii) حضرت ہاشم کا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے رشتہ ہے:

(ا) والد کا (ب) دادا کا (ج) نانا کا (د) پردادا کا

(iv) رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنے نسب نامے کی تصدیق فرمائی ہے۔

(ا) 20واسطوں سے (ب) 21واسطوں سے (ج) 22واسطوں سے (د) 23واسطوں سے

(v) چلتے ہوئے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی نگاہ مبارک ہوتی تھی:

(ا) آسمان کی طرف (ب) قبلے کی طرف (ج) زمین کی طرف (د) چاروں طرف

2۔ مختصر جواب دیں:

(i) شمائلِ نبوی سے کیا مراد ہے؟

(ii) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرمان کی روشنی میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے حلیہ مبارک کے دو پہلو بیان کریں۔

(iii) سیرت النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں گفت گو کے تین آداب تحریر کریں۔

(iv) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے کوئی سے دو معجزات تحریر کریں۔

(v) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے مبارک شجرہ کی پہلی چار شخصیات کے نام تحریر کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے خصائص وشمائل پر تفصیلی مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ طلبہ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا حلیہ مبارک عربی، اردو یا انگریزی زبان اور اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

☆ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے مروی حدیث مبارک کی روشنی میں نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے حلیہ مبارک کا چارٹ جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ روزمرہ زندگی میں سراپائے اقدس سے ماخوذ عملی اخلاق وعادات مبارکہ (چلنا، اٹھنا، بیٹھنا تبسم، خوشی اور غصے کے چہرہ انور پر اثرات وغیرہ) کے متعلق مذاکرہ کروائیں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

(ب) اُسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور ہماری عَمَلی زندگی

(ا) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی معاشَرتی تعلیمات

(حجاب، عِفَّتُ و پاک دامنی، ملاقات، اجازت طلب کرنا)

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مدنی معاشرے کی تشکیل میں معاشرتی احکام کے نزول سے آگاہ ہو سکیں۔
- محرم اور غیر محرم رشتوں کے مفہوم اور احکام و آداب کو سمجھ سکیں۔
- عفت و پاک دامنی اور حجاب کے احکام و آداب کو جان سکیں۔
- عفت و پاک دامنی اور حجاب کے بارے میں اُسوۂ نبوی، اہل بیت اطہار رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اور صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کی سیرت سے مثالیں جان سکیں۔
- ملاقات اور استیذان کے احکام کو سیرت طیبہ کی مثالوں سے جان سکیں۔
- محفل اور تنہائی میں حیا اور پاک دامنی کے تقاضوں کو سمجھ سکیں۔
- مذکورہ صفات کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اپنا کر معاشرے میں عفت و پاکدامنی کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

حجاب

مدنی معاشرے کی تشکیل میں عقائد و عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی اصلاح کے لیے احکام نازل فرمائے ہیں جن میں بطور خاص حجاب، عفت و پاک دامنی، ملاقات، گھر میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کے آداب اور مجالس سے متعلقہ احکام شامل ہیں۔

اس سلسلے میں اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ مرد اور عورت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ مرد اور عورت اپنی عزّت و ناموس کی حفاظت کریں۔ مرد اور عورت اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھیں اور کسی کے سامنے بے حجاب نہ ہوں۔ خواتین کو بناؤ سنگھار اور زیب و زینت چھپانے کا حکم دیا گیا ہے، زمانہ جاہلیت کی خواتین کی طرح بے پردگی کا مظاہرہ نہ کریں۔ مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اپنی چادر اوڑھ لیا کریں۔

محرم اور غیر محرم

شریعتِ اسلام نے محرم اور غیر محرم رشتوں کا تصوّر دیا ہے۔ محرم سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے عورت نکاح نہیں کر سکتی، وہ یہ ہیں: ''باپ، چچا، ماموں، سسر، بیٹا (حقیقی اور رضاعی)، پوتا، نواسہ، شوہر کا بیٹا (سوتیلا)، داماد، بھائی (حقیقی اور رضاعی)، بھتیجا، بھانجا۔'' غیر محرم رشتہ دار وہ ہیں جن سے نکاح ہو سکتا ہے اور ان سے پردہ فرض ہے۔ مذکورہ بالا رشتہ داروں کے علاوہ دیگر تمام رشتہ دار غیر محرم ہیں۔

عفت و پاک دامنی

عفت و پاک دامنی اسلامی اخلاق میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عفت و پاک دامنی کی تعلیم دی ہے اور اس اخلاقی قدر

NOT FOR SALE - PESRP

کو ایمان کا حصّہ قرار دیا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے: ”حیا جز و ایمان ہے۔“ (سنن نسائی: 5021)

شرم و حیا عورت کا زیور اور مرد کی زینت ہے۔ حیا ایک ایسی خوبی ہے جس کی وجہ سے انسان گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ عفت و حیا کے فروغ کے لیے اللہ تعالیٰ نے حجاب اور پردے کے احکام نازل فرمائے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (سُوْرَۃُ الْاَحزاب: 59)

ترجمہ: اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصّہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں، یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو، تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تمام ازواج مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ نے پردہ اور حجاب پر عمل کر کے مسلمان خواتین کے لیے اُسوۂ حسنہ پیش فرمایا، ازواجِ مطہرات کی زندگی تمام خواتین کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اُمہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ جب بھی گھر سے باہر نکلتیں، تو حجاب اوڑھ کر نکلتیں۔ کسی غیر محرم سے گفت گو کی ضرورت پیش آتی تو ہمیشہ پردے کے پیچھے سے گفت گو فرماتیں۔ اُمّہات المومنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ پردے کی اس قدر پابند تھیں کہ سفرِ حج کے دوران بھی پردے کا اہتمام فرماتیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں کہ ہم احرام کی حالت میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ حج کے سفر میں تھیں، جب قافلے کے لوگ ہمارے سامنے آتے تو ہم اپنی چادر سر سے چہرے پر لٹکا لیتی تھیں۔ (سنن ابی داؤد: 254)

اِسْتِیْذان

کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنا ”استیذان“ کہلاتا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (سُوْرَۃُ النُّور: 27)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوں یہاں تک کہ تم اجازت (نہ) لے لو اور گھر والوں کو سلام (نہ) کر لو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

کسی کے گھر میں داخلے سے پہلے اجازت لینا ضروری ہے۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تین بار اجازت طلب کی جائے، اگر اجازت مل جائے تو درست ہے ورنہ واپس جانے کو ناگوار محسوس نہ کیا جائے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی سے تین مرتبہ اجازت چاہے اور اجازت نہ ملے تو واپس چلا جانا چاہیے۔ (صحیح بخاری: 6245)

اجازت طلب کرتے ہوئے دروازے سے اندر جھانکنے کی ممانعت ہے۔ ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کسی حجرہ میں سوراخ سے دیکھا، حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس اس وقت ایک کنگھا تھا جس سے آپ سر مبارک کھجلا رہے تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale

NOT FOR SALE - PESRP

اس سے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہوتو یہ کنگھا تمھاری آنکھ میں چبھو دیتا، اجازت مانگنا تو ہے ہی اس لیے کہ (اندر کی کوئی ذاتی چیز) نہ دیکھی جائے۔ (صحیح بخاری: 6241)

ہمیں چاہیے کہ ہم شرم وحیا کے اسلامی احکام پر عمل کریں، حجاب کے معاملات میں محرم اور غیر محرم کا لحاظ رکھیں اور دوسروں کے گھر جاتے وقت اجازت اور سلام کا اہتمام کریں۔

مشق

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مَردوں اور عورتوں کو چلتے ہوئے نگاہیں رکھنی چاہیں:

(ا) اوپر (ب) نیچے (ج) دائیں (د) بائیں

(ii) حدیث مبارک کے مطابق ایمان کا حصہ ہے:

(ا) سفر (ب) علم (ج) حیا (د) کھانا پینا

(iii) استیذان سے مراد ہے:

(ا) اجازت لینا (ب) منع کرنا (ج) داخل ہونا (د) ختم کرنا

(iv) کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لیے اجازت مانگنا چاہیے:

(ا) ایک بار (ب) دو بار (ج) تین بار (د) چار بار

(v) عورت کا زیور اور مرد کی زینت ہے:

(ا) عدل وانصاف (ب) سونا چاندی (ج) شرم وحیا (د) صبر وتحمل

2۔ مختصر جواب دیں۔

(i) محرم اور غیر محرم رشتوں کا تصوّر واضح کریں۔

(ii) استیذان کا مفہوم بیان کریں۔

(iii) حجاب کے حوالے سے اُمّہات المومنین کا عمل کیا تھا؟

(iv) حجاب کے بارے میں ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(v) اہل بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی زندگی سے عفت و پاک دامنی کی مثال بیان کریں۔

3۔ تفصیلی جواب دیں۔

(i) استیذان سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

☆ محلّہ، گھر اور گھر سے باہر مجالس وملاقات کے آداب پر ایک چارٹ تیار کریں اور جماعت میں مناسب جگہ پر آویزاں کریں۔

☆ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور خاتون جنّت حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی کی روشنی میں حیا اور پاک دامنی کی اہمیت کے متعلق مضمون لکھیں اور جماعت میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

☆ سُورۃ المومنون اور سُورۃ النّور کی آیات کے تناظر میں عفت و پاکدامنی کی وضاحت کریں۔

NOT FOR SALE - PESRP

Web Version of PCTB Textbook Not for Sale